106487 ـ کیا اپنے ملك کے باشندوں کے ساتھ روزہ رکھے یا کسی بھی ملك کے ساتھ جہاں چاند نظر آیا ہو ؟

سوال

اگر کچھ اسلامی ممالك میں چاند نظر آ جائے لیکن جس میں ملك میں ملازمت کرتا ہوں وہاں شعبان اور رمضان کے تیس یوم پورے کیے جائیں تو میں کیا کروں، اور رمضان میں لوگوں کے اختلاف کا سبب کیا ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

آپ جہاں رہتے ہيں وہاں کے باشندوں کے ساتھ ہی رہیں جب وہ روزہ رکھیں آپ بھی رکھیں، اور اگر وہ عید منائیں تو آپ بھی عید کر لیں؛ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" روزہ اس دن ہے جس دن تم روزہ رکھو، اور عید الفطر اس دن ہے جس دن تم عید الفطر مناؤ، اور عید الاضحی اس دن ہے جس دن تم قربانی کرو "

اور اس لیے کہ اختلاف شر و برائی ہے، اس لیے آپ کو اپنے ملك کے باشندوں کے ساتھ ہی رہنا ہوگا، جب آپ کے ملك جہاں آپ رہائش پذیر ہيں وہاں کے مسلمان روزہ رکھیں تو آپ بھی روزہ رکھ لیں، اور جب آپ کے ملك میں عید ہو تو آپ بھی عید منائيں.

رہا اختلاف کا سبب تو اس وجہ سے ہے کہ کچھ کو چاند نظر آ جاتا ہے، اور کچھ کو چاند نظر نہیں آتا، پھر جنہوں نے چاند دیکھا ہوتا ہے دوسرے لوگ ان کو ثقہ سمجھتے ہيں اور ان پر مطمئن ہوتے اور ان کی رؤیت پر عمل کرتے ہیں، اور کچھ ان کو ثقہ نہیں سمجھتے اور ان کی رؤیت پر عمل نہیں کرتے تو اس طرح یہ اختلاف پیدا ہو جاتا ہے.

اور بعض اوقات آپ یہ بھی دیکھتے ہیں کہ حکومت چاند دیکھ لیتی ہے اور روزہ رکھنے یا عید منانے کا حکم دے دیتی ہے اور دوسری حکومت اس رؤیت پر مطمئن نہیں ہوتی اور وہ اس حکومت کو کئی ایك اسباب کی بنا پر ثقہ نہیں سمجھتی چاہے وہ اسباب سیاسی ہوں یا دوسرے.

اس لیے مسلمانوں پر واجب ہے کہ جب چاند دیکھیں تو سب مسلمان روزہ رکھیں، اور جب عید کا چاند نظر آ جائے تو

سب عید منائیں، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا عمومی فرمان ہے:

" جب تم چاند دیکھ لو تو روزہ رکھو، اور جب تم چاند دیکھو تو عید کر لو، اور اگر تم پر آسمان ابرآلود ہو جائے اور چاند نظر نہ آئے تو پھر تیس یوم کی تعداد پوری کر لو "

چنانچہ جب رؤیت صحیح ہونے پر سب مطمئن ہوں کہ یہ حقیقیتا ثابت ہے تو اس رؤیت کے ساتھ روزہ رکھنا اور اس رؤیت کے ساتھ عید کرنا واجب ہے، لیکن جب لوگ آپس میں فی الواقع اختلاف کریں اور ایک دوسرے کو ثقہ نہ سمجھیں تو آپ کو چاہیے کہ آپ اپنے ملك کے مسلمانوں کے ساتھ روزہ رکھیں، اور ان کے ساتھ ہی عید منائیں، تا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان پر عمل ہو:

" روزہ اس دن ہے جب تم روزہ رکھو، اور عید الفطر اس دن ہے جس دن تم عید الفطر کرو، اور عید الاضحی اس دن ہے جس دن تم قربانی کرو "

اور یہ ثابت ہے کہ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما کو جب کریب نے یہ بتایا کہ اہل شام نے تو جمعہ کے دن روزہ رکھا تھا توابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ کہنے لگے:

ہم نے تو چاند ہفتہ کے دن دیکھا ہے، اور ہم چاند دیکھنے تك روزہ رکھتے رہینگے، یا پھر تیس روزے پورے کر لیں، اور انہوں نے اہل شام کی رؤیت پر عمل نہیں کیا کیونکہ شام مدینہ سے دور ہے، اور دونوں علاقوں کے چاند کے مطلع میں اختلاف پایا جاتا ہے.

اور ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما نے یہ مسئلہ اجتہادی خیال کیا لہذا آپ کے لیے ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما میں اسوہ اور نمونہ ہے، اور جو علماء ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما کے قول کے قائل ہیں کہ اپنے ملك کے لوگوں کے ساتھ ہی روزہ رکھو اور ان کے ساتھ ہی عید مناؤ اس میں آپ کے لیے اسوہ ہے "

اللہ تعالی ہی توفیق دینے والا ہے. انتہی.

فضیلۃ الشیخ عبد العزیز بن باز رحمہ اللہ.